"الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی" میں شیخ احمد عبد الرحمن البنا الساعاتی کا منہج واسلوب

Methodology of Shaikh Abd ul Rehman Al Banna Al Saati in Fatuh ul Rabbani

ڈاکٹر محمد واحد اللہ ایوب الازہری*

ABSTRACT

Former Egyptian Mohaditeen have played a well-regarded, venerated and esteemed role in services of Hadith and its sciences. Their outstanding contribution in this regard has been appreciated in each century of Islamic history. Those Muhaditeen have left valuable work on Hadith and its science in their renowned books for coming generations. Muhaditeen of 20th century were not less than the former in their involvement in the field of Hadith. Their dynamic and marvellous efforts are needed to be unveiled for scholars and students of Hadith.Al-shaikh Abdur Rahman Al Banna Al saati is known as one of the prominent Egyptian Muhadeteen in 20th century. He made extraordinary efforts in the field of Hadith and its sciences through compiling and writing various remarkable books in this regard. His marvelous work in Alfath Al-Arrabbani le tertib Musnad Al-Imam Ahmad bin Hunbal Al-Shaibani on Musnad Imam Ahmad bin Hunbalin its rearranging, categorizing and organizing its Hadits is deserved to be cherished and focused on due to its significance and importance in the field of Hadith. He is the first Muhadit who presented the Hadiths of Musnad in seven outstanding chapters to facilitate the researcher in their accessing to the main theme of the Musnad. In this paper the life sketch of Al-Shaik Abdur Rahman, his scholarly contribution in the field of Hadith and his methodology in his renowned book Alfath Al Rabbani will be cited.

Key words:*Egyptian Muhadeteen, Hadith and its sciences, scholarly contribution, categorizing and organizing..*

* لیکچرار (سابق)، شعبہ علوم اسلامیہ، نمل یونیورسٹی، اسلام آباد

محدث شیخ احمد عبد الرحمن البنا الشہیر بالساعاتی رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۹۹ھ-۱۳۸۸/۱۸۸۱-۱۹۵۲ء)

آپ کا پورا نام شیخ احمد بن عبد الرحمن بن محمد البنا الساعاتی، الشافعی[۱] ہے۔ آپ کا شمار مصر کے عظیم محدثین میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالی نے خدمت حدیث کا قابل رشک جذبہ عطا کیا تھا۔ زاہدانہ زندگی گزارتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آپ کو ہمہ تن اس طرف متوجہ کیا تھا۔ خصوصی طور پر آپ نے جس مسند پر کام کرنے کا ارادہ کیا وہ امام احمد بن حنبل کی مسند ہے۔ اس کام میں ایک حد تک محدث شیخ سید احمد محمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ[۲] نے بھی آپ کا ساتھ دیا۔ آپ نے یوں تو بہت سارے علماء کرام سے استفادہ کیا لیکن جس شخصیت سے آپ زیادہ متاثر تھے وہ شیخ محمد زہران تھے جن کو آپ ہمیشہ عالم محقق، محیی السنۃ اور خادم السنۃ والقرآن وغیرہ جیسے عالی قدر القاب سے یاد کرتے تھے[۳]

ان کے علاوہ آپ نے جن اساتذہ سے مختلف علوم کی تحصیل میں استفادہ کیا اُن میں سے بعض کو آپ نے اپنی مؤلفات میں ذکر کیا ہے اُن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

شیخ محمد ابو رفاعی[۴]، شیخ محمد زہران[۵]، شیخ محمد سعید العرفی[۶]، حافظ احمد بن محمد بن صدیقی الحسنی المغربی[۷]، کامل الہیر اوی الحلی اور علامہ حبیب اللہ الشنقیطی وغیرہ۔[۸]

مؤلفات

آپ کی گراں قدر مؤلفات میں سے چند ایک کے نام ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں:

---

(۱) زرکلی، خیر الدین بن محمود بن محمد الدمشقی، الاعلام، دار العلم للملایین، ۲۰۰۲م، ۱/۱۴۸

(۲) محدث شیخ احمد محمد شاکر (۱۳۰۹-۱۳۷۷ھ/۱۸۹۴-۱۹۵۸ء) متون کتب حدیث پر تحقیق کے کام کرنے کا شرف بیسویں صدی کے جن مصری محدثین کو حاصل ہوا اُن میں سے ایک نام احمد محمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ کا ہے (ازہری، اسامہ السید محمود، اسانید المصریین، دار الفقیہ للنشر والتوزیع، ۲۰۱۴م، ص:۳۱۴)

(۳) اسامہ السید محمود ازہری، اسانید المصریین، ص:۲۵۷

(۴) ان کے ہاتھ آپ نے قرآن کریم حفظ کیا اور ان سے آپ نے احکام تجوید سیکھے۔

(۵) فقیہ عالم تھے ان سے آپ نے فقہ اور اصول فقہ میں استفادہ کیا۔

(۶) وادی فرات کے مفتی تھے۔

(۷) آپ کا شمار علماء مغرب میں ہوتا ہے۔

(۸) جمال البنا، خطابات حسن البنا الشاب الی ابیہ، دار الفکر، قاہرہ، س ن، ص: ۵، ساعاتی، احمد عبد الرحمن البنا، الفتح الربانی، دار احیاء التراث العربی، طبع دوم، س ن، ۱/ ۳۰، ۳۱، ساعاتی، احمد عبد الرحمن البنا، منحۃ المعبود، دار الحدیث، قاہرہ، مصر، ص:۱۷

تنوير الافئدة الزكية في أدلة أذكار الوظيفة الزروقية، بدائع المنن في جمع وترتيب مسند الشافعي والسنن، الفتح الرباني بترتيب مسند الإمام أحمد بن حنبل الشيباني وشرحه بلوغ الأماني من أسرار الفتح الرباني، منحة المعبود في ترتيب مسند الطيالسي أبي داؤد ومعه شرحه التعليق المحمود.

احمد بن عبد الرحمن الساعاتی کا شمار خاص طور پر ان محدثین میں ہوتا ہے جنہوں نے مسند امام احمد بن حنبل پر نہایت عمدہ اور جامع کام کیا ہے۔ مسند پر آپ کا یہ گرانقدر کام تحقیق اور حسن ترتیب کے حوالے سے ہے۔ اسی مسند پر دقیق انداز میں کام کرنے کا اندازہ ایک واقعہ سے ہوتا ہے۔ سید محمد رشید رضا[۱] اور شیخ احمد محمد شاکر کے درمیان مسند امام احمد بن حنبل میں ایک حدیث، جس میں منافقین کے حوالے سے اعلان تھا بحث، چھڑ گئی۔ سید محمد رشید رضا کے نزدیک یہ حدیث مسند امام احمد میں موجود ہے جبکہ احمد محمد شاکر نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ[۲] کی روایت میں اس کی موجودگی سے انکار کیا۔ دونوں چونکہ کبار محدثین میں شمار کیے جاتے تھے اور دونوں نے اسی مسند کی خدمت میں زندگی کے شب روز گزارے تھے اس لیے ان کے درمیان حکم بننے کے لیے کون تیار ہو سکتا تھا؟ اس کام کے لیے احمد بن عبد الرحمان البنا تیار ہوئے۔ آپ نے ۱۷ صفر ۱۳۵۰ میں سید رشید رضا کو لکھا کہ یہ حدیث مسند میں موجود ہے لیکن یہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی احادیث میں سے نہیں بلکہ ابو مسعود رضی اللہ عنہ[۳] کی احادیث میں سے ہے۔ اور آپ کو اُس قدیم نسخے کی نص اور رقم صفحہ بتادیا جو ۱۳۱۳ء میں مطبعہ میمنہ سے شائع ہوا تھا[۴]۔ اس واقعے سے مسند امام احمد کے ساتھ احمد بن عبد الرحمن بن البنا الساعاتی کے گہرے تعلق اور اس کے بارے میں وسیع علم اور خبرہ رکھنے کا اندازہ ہوتا ہے۔

وفات: آپ بدھ کے دن ۸ جمادی الاولی سنۃ ۱۳۷۸ بمطابق ۱۹ نومبر ۱۹۵۸ کو ۷۷ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔

---

(۱) رشید رضا (۱۸۶۵–۱۹۳۵ء) لبنان کے شمالی علاقے لقمون میں پیدا ہوئے۔ جمال الدین افغانی کی شخصیت و فکر سے بہت متاثر تھے۔ (بعلبکی، منیر، اعلام المورد، دار العلم للملایین، بیروت، طبع اول: ۱۹۹۲ء، ص: ۲۰۶)

(۲) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔ آپ مکی، مہاجری، بدری اور السابقین الاولین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ آپ کی روایت کردہ احادیث میں سے ۶۴ ایسی ہیں جن پر صحیحین کا اتفاق ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح البخاری میں انفرادی طور آپ کی اکیس اور امام مسلم نے صحیح مسلم میں پینتیس احادیث ذکر کی ہیں۔ (ذہبی، محمد بن احمد، سیر اعلام النبلاء، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۹۹۳ء، ۱/ ۴۱۰)

(۳) ابو مسعود البدری عُقبہ بن عمرو بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ علماء صحابہ کرام میں سے گنے جاتے ہیں۔ آپ کے اصل نام میں اختلاف ہے بعض نے آپ کا نام عُقبۃ بن عمرو بن ثعلبہ بن اُسَیرہ عُسیرۃ الانصاری رضی اللہ عنہ اور بعض نے یسیرۃ بن عُسیرۃ بن عطیہ بن جُدارہ بتایا ہے۔ آپ سے آپ کے بیٹے بشیر اور اُوس بن ضَمعَج، علقمۃ، وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم نے احادیث روایت کیں ہیں۔ (محمد بن احمد ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۳/ ۴۳۲)

(۴) اسامہ السید محمود ازہری، اسانید المصریین، ص: ۲۵۸

آپ کی نماز جنازہ قلعہ صلاح الدین ایوبی کی مسجد الرفاعی میں شیخ سید سابق[۱] نے پڑھائی۔ آپ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے نزدیک اپنے بیٹے امام حسن البنا[۲] کے قریب دفن کیے گئے[۳]۔

"الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی" میں آپ کا منہج واسلوب

احمد عبد الرحمن البنا الساعاتی کی یوں تو حدیث اور علم حدیث پر گراں قدر تالیفات ہیں مگر جس کام نے آپ کو علماء حدیث اور خصوصا بیسویں صدی کے مصری علماء حدیث میں ایک قدر و منزلت اور بلند مقام و مرتبہ عطا کیا اور جو آپ کی وجہ شہرت بنی وہ "الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی" کی صورت میں موجود ہے[۴]۔ اس سے پہلے کہ اس کتاب کو از سر نو مرتب کرنے میں شیخ احمد عبد الرحمن البنا کے منہج اور اسلوب کا جائزہ لیا جائے، امام احمد بن حنبل اور اُن کی مسند کا مختصر تعارف پیشِ خدمت ہے۔

نام ونسب: آپ کا نام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال الذہلی الشیبانی، البغدادی ہے۔ زیادہ شہرت آپ نے احمد بن حنبل نام سے پائی۔ حنبلی مذہب کے امام ہونے کے ناطے آئمہ اربعہ میں مشہور و معروف امام گنے جاتے ہیں۔
آپ ۱۶۴ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ صالح بن احمد بن حنبل اپنے والد محترم سے نقل کرتے ہیں کہ:

"وُلدتُ في سنة أربع وستين ومائة فيأولها في ربيع الأول"[۵]

"میری ولادت ۱۶۴ھ کے پہلے مہینے ربیع الاول میں ہوئی"۔

آپ کی عمر تین سال کی تھی کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ نے بچپن میں قرآن مجید حفظ کیا اور زبان وادب کی تعلیم حاصل کی۔ تقوی، طہارت، شرافت اور صلاحت کی آثار ابتداء ہی سے نمایاں تھے۔ آپ کو دیکھ کر اس دور کے مشہور امام اور فقیہ ہیثم بن جمیل رحمۃ اللہ علیہا نے کہا تھا:

"اگر یہ جوان زندہ رہا تو اہل زمانہ پر حجت ہو گا۔"[۶]

---

(۱) مصر کے بیسویں صدی کے معروف فقیہ اور محدث ہیں۔ آپ کی کتابوں میں سے فقہ میں کتاب فقہ وسنہ اور عقیدہ میں العقائد الاسلامیہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(۲) حسن البنا (۱۳۲۴-۱۳۶۸ھ / ۱۹۰۶-۱۹۴۹م) آپ نے مصر میں جماعت الاخوان المسلمون کی بنیاد رکھی۔ درس وتدریس سے وابستہ رہے۔ آپ ۱۹۴۹ء میں قاہرہ میں شہید کیے گئے۔ (کحالہ، عمر رضا، معجم المؤلفین، مکتبہ المثنی، بیروت، س ن، ۳/۲۰۰)

(۳) احمد عمر ہاشم، محدثون فی مصر والازہر الشریف، مکتبہ غریب، مصر، ص:۳۱۶، ۳۱۷

(۴) خیر الدین بن محمود بن محمد زرکلی، الاعلام، ۱/۱۳۸

(۵) مزی، ابو عبد اللہ، تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، طبع اول: ۱۴۰۰، ۱/۴۴۵

(۶) چشتی، پروفیسر ڈاکٹر علی اصغر، تاریخ ادب حدیث، پورب اکادمی، اسلام آباد، طبع اول: ۲۰۱۷، ص:۱۱۷

ابتدائی عمر میں حصول علم میں مگن رہنے کے حوالے سے آپ فرماتے ہیں:

"طلبتُ الحديثَ سنة تسع وسبعين ومائة"[۱]

میں نے سنہ ۱۷۹ھ میں تعلیم حدیث کا آغاز کیا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے جب بغداد میں علماء کی مجالس سے استفادہ کرنا شروع کیا تو سب سے پہلے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے روایات اخذ کیں۔ پھر چار برس تک امام ہشیم بن بشیر بن ابو حازم (م ۱۸۳ھ) سے استفادہ کرتے رہے[۲]۔ آپ نے جن دیگر علماء حدیث سے احادیث روایت کیں اُن میں عفان بن مسلم، وکیع بن الجراح، عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی، یحیی بن سعید القطان، یزید بن ہارون، عبد الرحمن بن مہدی اور سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ شامل ہیں۔ آپ سے جن علماء حدیث نے احادیث روایت کیں ان میں ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری (۱۹۴-۲۵۶ھ)، مسلم بن حجاج نیشاپوری (۲۰۴-۲۶۱ھ)، ابو داؤد سلیمان بن اشعث (۲۰۲-۲۷۵ھ)، آپ کے دونوں بیٹے عبد اللہ، صالح، علی بن المدینی، یحیی بن معین، ابو زرعہ، ابو حاتم، امام شافعی، ابن مہدی اور عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔[۳]

آپ زندگی میں کئی آزمائشوں سے گزرے جن میں سب سے بڑا امتحان آپ کے لیے فتنہ خلق قرآن[۴] تھا جن میں آپ بفضل خداوندی ثابت قدم رہے۔

مؤلفات: آپ کی مؤلفات میں چند ایک درجہ ذیل ہیں:

المسند، كتاب الأشربة الصغير، كتاب الإيمان، كتاب الرد على الجهمية، كتاب الزهد، كتاب العلل ومعرفة الرجال، كتاب فضائل الصحابة، كتاب المناسك وغیرہ۔

وفات: سنہ ۲۴۱ھ کے ماہِ ربیع الاول کے ابتدائی دونوں میں آپ بیمار پڑ گئے۔ لوگ جوق در جوق آپ کی زیارت اور عیادت کے لیے آنے شروع ہو گئے۔ آپ کے دونوں بیٹے بھی آپ سے ملنے آئے۔ اُس وقت آپ تیزی سے سانسیں لے رہے تھے۔ اسی بیماری ہی کے دوران آپ جمعہ والے دن چاشت کے وقت اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ وفات کے

---

(۱) پروفیسر ڈاکٹر علی اصغر چشتی، تاریخ ادب حدیث، ص:۱۱۷

(۲) ایضاً، ص:۱۷

(۳) ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، مطبعہ دار المعارف النظامیۃ، الہند، طبع اول: ۱۳۲۶، ۱/۱۲۶

(۴) فتنہ خلق القرآن یہ خلق قرآن کے حوالے سے اس معتزلی فکر سے عبارت ہے جسے عباسی خلیفہ مامون مطمئن اور قانع ہو کر اسے اپنی سلطنت میں زبردستی پھیلانا چاہتے تھے۔ اس دور کے مجتہد اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس فکر کی بھرپور مذمت کی اور اس کے بدلے میں خلیفہ وقت کا ہر قسم کا تشدد و عناد برداشت کیا۔

وقت آپ کی عمر ۷۷ سال تھی۔ عصر کے بعد آپ کی تدفین عمل میں لائی گئی۔ آپ کے بیٹے عبد اللہ بن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

"توفي أبي في يوم الجمعة صحوة ودفناه بعد العصر لاثنتي عشرة ليلة خلت من شهر ربيع الأول سنة احدى وأربعين ومائتين"(۱)

سنہ ۲۴۱ھ میں ۱۲ ربیع الاول کو میرے والد محترم جمعہ والے دن چاشت کے وقت وفات پاگئے اور عصر کے بعد ہم نے اُن کو دفن کیا۔

مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

کتب متون حدیث کی شہرہ آفاق کتب میں سے ایک مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ یہ کتاب امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا وہ علمی کارنامہ ہے جو زندہ جاوید اور امت مسلمہ کے لیے مشعل راہ ہے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس مسند میں سات سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایات جمع کیں ہیں۔ جن کی تعداد تیس ہزار ہے۔ آپ کے صاحبزادے عبد اللہ بن احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس میں مزید روایات درج کی ہیں اور ان سے روایت کرنے والے حافظ ابو بکر القطیعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اضافے کیے ہیں(۲)۔ مصادر حدیث میں جتنی روایات آئی ہیں ان کی اصل امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی مسند میں موجود ہے حافظ شمس الدین جزری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"ما من حديث غالباً إلا وله أصل في هذا المسند والله أعلم"۔

ہر حدیث کا اصل غالباً اس مسند میں موجود ہے واللہ اعلم۔

دوسری اور تیسری صدی ہجری میں جو مسانید مدون ہوئیں ان کے مقابلہ میں امام احمد کی مسند صحت کے لحاظ سے اعلی درجہ کی ہے۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے مسند احمد کو طبقہ ثانیہ کی کتب کے قریب قریب بتایا ہے(۳)۔

مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی احادیث کا درجہ اور مقام

امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند کے لیے مذکورہ احادیث کا انتخاب اُن لاکھوں احادیث سے کیا جو آپ کو زبانی یاد تھیں۔ بعض نے مبالغہ کرتے ہوئے یہاں تک لکھا ہے کہ اس میں مذکور تمام احادیث صحیح ہیں۔ اور بعض کے زعم کے مطابق اس میں بعض احادیث موضوع ہیں جن کو بعض نے نو اور بعض نے پندرہ شمار کیا ہے۔ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے مسند امام احمد کی احادیث کا درجہ بیان کرتے ہوئے اپنی کتاب کے خطبہ میں لکھا ہے:

---

(۱) ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی الدمشقی، البدایۃ والنہایۃ، دار احیاء التراث العربی، طبع اول:۱۹۸۸ء، ۱۰/۳۴۰، ۳۴۱

(۲) محمد بن احمد ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۱۳/۵۲۲

(۳) پروفیسر ڈاکٹر علی اصغر چشتی، تاریخ ادب حدیث، ص:۱۱۹

"وكل ما كان في مسند أحمد فهو مقبول، فإن الضعيف فيه يقرب من الحسن"(۱)

مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی احادیث مقبول ہیں کیونکہ اس کی ضعیف احادیث بھی حسن کے قریب ہیں۔

الفتح الربانی میں شیخ احمد عبد الرحمٰن الساعاتی کا منہج واسلوب

آپ نے اپنی عالی قدر کتاب الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی میں جس منہج اور اسلوب کو اختیار کیا وہ آپ کی اس مذکورہ کتاب کے مقدمے سے عیاں ہے۔

- آپ نے کتاب کی ابتداء ایک جامع مقدمہ سے کی ہے جس میں اللہ تعالی کی حمد وثناء، رسول اللہ ﷺ پر سلام اور اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں واحسان کا بیان ہے۔ اس کے فورا بعد آپ نے اپنی کتاب کے نام اور اس کی وجہ تسمیہ پر روشنی ڈالی ہے(۲)۔
- آپ کے منہج اور اسلوب کو درج ذیل نکات سے بخوبی سمجھا جا سکتا ہے۔
- آپ نے مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو از سر نو مرتب کرتے ہوئے اس کی جملہ احادیث کو سند سمیت ذکر نہیں کیا بلکہ اسے حذف کرتے ہوئے صرف متن ذکر کرنے کو ترجیح دی اور اس کا فائدہ آپ کے بقول یہ ہوا کہ ایک تو کتاب کی طوالت کم ہو گئی اور دوسرا یہ کہ قاری کو متن تک براہ راست پہنچنے میں کوئی دقت ہو گی اور نہ اسے پڑھتے وقت کوئی اکتاہٹ محسوس ہو گی۔ اسی طرح اسے ہر لحاظ سے سہولت ہو گی۔ ہاں جہاں سند کا ذکر کرنا انتہائی ضروری ہو وہاں آپ نے سند کو ذکر کیا ہے۔ دونوں کی مثالیں ذیل میں پیش کی جاتی ہیں۔ کتاب التوحید میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث سند سمیت ذکر کرتے ہیں:

حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا حسين بن محمد ثنا جرير يعني جازم عن كلثوم بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال:«أخذ الله الميثاق من ظهر آدم عليه السلام بنعمان يعني عرفة، فأخرج من صلبه كل ذرية(۳)

اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کی پشت سے نعمان یعنی عرفہ کے مقام پر اُن کی تمام ذریت کو نکال کر اُن سے عہد و پیمان لیا۔

---

(۱) سیوطی، جلال الدین عبد الرحمن بن کمال، جامع الجوامع (الجامع الکبیر)، الازہر الشریف، مجمع البحوث الاسلامیۃ، طبع دوم: ۱۴۲۶ء، خطبۃ الکتاب

(۲) احمد عبد الرحمن البنا ساعاتی، الفتح الربانی لترتیب مسند امام احمد بن حنبل الشیبانی، ۵/۱

(۳) امام احمد بن حنبل، مسند، مؤسسۃ قرطبۃ، قاہر، طبع اول: ۲۰۰۱ء، ۲۶۷/۴

جبکہ اسی باب کی تیسری حدیث کو بغیر سند کے ذکر کرتے ہوئے صرف راوی اعلی پر اکتفا کرتے ہیں:

وعن أنس بن مالك ﷺ عن النبي ﷺ قال:«يقال للرجل من أهل النار يوم القيامة...»[۱]

- آپ نے راویوں کے تراجم کو ذکر نہیں کیا۔ہاں مناقب صحابہ، جو قسم تاریخ میں سے ہیں اور جو کتاب کی چھٹی قسم ہے، میں روایوں کے تراجم کو ذکر کیا ہے۔
- آپ نے انتہائی عمدہ انداز میں متن میں وارد غریب الفاظ کو عام فہم انداز میں بیان کیا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالی کی عظمت، کبریائی، کمال اور مخلوق کی اس کی طرف حاجت کے ضمن میں ایک حدیث میں وارد لفظ "القسط" کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"المراد بالقسط الميزان يعني أن الله تعالى يخفض ويرفع ميزان أعمال العباد المرتفعة إليه يقللها لمن يشاء ويكثرها لمن يشاء كمن بيده الميزان يخفض تارة ويرفع أخرى وهذا تمثيل وقيل المراد به الرزق خفضه تقليله ورفعه"[۲].

قسط سے مراد میزان ہے یعنی اللہ تعالی اپنے بندوں کے اُن کی طرف اٹھائے گئے اعمال کے میزان کو جس کے لیے چاہتا ہے کم یا زیادہ کرتا ہے جیسا کہ کسی کے ہاتھ میں ترازو ہو اور وہ اسے کبھی کم اور کبھی زیادہ کرتا ہے۔ اور بعض کے نزدیک اس سے مراد رزق ہے اس کا نیچے کرنا، کم کرنا اور اس کا اوپر کی طرف اٹھانا، اس میں اضافہ کرنا ہے۔

- آپ نے ہر حدیث کے حال کو بیان کیا ہے۔ ساتھ ساتھ اس کی تخریج کرتے ہوئے ہر کتب حدیث کے لیے ایک خاص رمز کو ذکر کیا ہے اور یہ وہی طریقہ ہے جو جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الجامع الصغیر میں اختیار کیا ہے۔ بعض جگہ پر لفظ "تخریجہ" لکھ کر آپ نے اُن کتابوں کو ذکر کیا ہے جن میں یہ حدیث روایت کی گئی ہو مثلاً حدیث:

عن ابن عمر رضي الله عنهما أنه سمع النبي ﷺ يقول:«كلكم راع ومسؤول عن رعيته...»تخريجه:أخرجه البخاري من طرق متعددة ورواه مسلم والترمذي.[۳]

آپ میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور اُس سے اُس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

---

(۱) امام احمد بن حنبل، مسند، ص:۳۴، ۳۵

(۲) ساعاتی، احمد عبد الرحمن البناء، مقدمۃ الفتح الربانی لترتیب مسند امام احمد بن حنبل الشیبانی، دار احیاء التراث العربی، س ن، ص:۳۶

(۳) ایضاً، ص:۱۷

- جس حدیث کے بارے میں آپ نے جہاں لکھا ہے "لم أقف عليه" تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث شیخ الساعاتی کو کتب اصول میں نہیں ملی اور یہ ممکن ہے کہ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے منفرد طور پر ذکر کیا ہو۔ ابواب مناقب میں مذکور ایک حدیث سے اس کی ایک مثال ذیل میں دی جاتی ہے۔

عن ابن عمر رضي الله عنهما أن عمر ﷺ خطب بالجابية فقال قام فينا رسول الله ﷺ مقامي فيكم فقال:«استوصوا بأصحابي خيرا ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يفشو الكذب حتى أن الرجل ليبتدي بالشهادة قبل أن يسئلها.....»[۱]

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں خیر خواہی کا جذبہ رکھا کرو پھر اُن کے بارے میں جو اُن کے قریب ہیں پھر اُن کے جو اُن کے قریب ہیں۔ پھر کذب پھیل جائے گا یہاں تک کہ ایک شخص اس سے پہلے کہ اس سے گواہی طلب کی جائے گواہی دے گا۔

اس حدیث کی تخریج میں آپ لکھتے ہیں:

"لم أقف عليه لغير الإمام أحمد وسنده صحيح ورجاله ثقات".[۲]

یہ حدیث مجھے امام احمد بن حنبل کے علاوہ کسی اور کی کتاب میں نہیں ملی۔ سند کے اعتبار سے یہ صحیح ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

- کتاب کی سات اقسام میں سے ہر قسم کے اختتام پر آپ اُس قسم کے تحت مذکورہ کتابوں کو اجمالاً ذکر کرتے ہیں نیز ان کتابوں میں شامل احادیث کی تعداد کو بیان کرتے ہوئے اس کے بعد والی قسم کی طرف اشارہ کرتے ہیں ہیں۔ مثلاً پہلی قسم جو توحید اور اصول الدین سے متعلق ہے، کے آخر میں لکھتے ہیں:

انتهى القسم الأول من الكتاب وقد اشتمل على خمسة كتب ۱. كتاب التوحيد وفيه اثنان وأربعون حديثا ۲. كتاب الإيمان وفيه تسعة أحاديث ومائة ۳. كتاب الفقه وفيه ستة وأربعون حديثا ۴. كتاب العلم وفيه واحد وثمانون حديثا ۵. كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة وفيه ثلاثون حديثا ومجموع ما اشتمل عليه هذا القسم ثمانية أحاديث وثلاثمائة ويليه القسم الثاني من الكتاب وهو قسم

---

(۱) امام احمد بن حنبل، مسند، ۱/ ۲۶۸

(۲) ایضا، ص: ۱۶۸

الفقه نسأل الله تعالى الأعانة على إتمامه والنفع به إنه سميع الدعا وصلى الله على سيدنا محمد خاتم النبيين وإمام المرسلين وصحبه وسلم تسليماكثيرا [۱]

کتاب کی پہلی قسم مکمل ہوئی جو پانچ کتابوں پر مشتمل تھی۔ ۱۔ کتاب التوحید اور اس میں بیالیس احادیث، ۲۔ کتاب الایمان اور اس میں ایک سو نو احادیث، کتاب الفقہ اور اس میں چھیالیس احادیث، کتاب العلم اور اس میں اکیاسی احادیث اور کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ اور اس میں تیس احادیث ہیں۔ مجموعی طور پر اس قسم میں تین سو آٹھ احادیث ہیں۔ اس کے بعد کتاب کی دوسری قسم کا آغاز کیا جائے گا جو فقہ سے متعلق ہے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اسے پایہ تکمیل تک پہنچانے اور اس سے مستفید ہونے میں اپنی مدد شامل حال کر دے۔

- شیخ عبد الرحمن الساعاتی رحمۃ اللہ علیہ حدیث کے آخر میں انتہائی دل نشیں انداز میں اپنا مختصر مگر جامع تبصرہ پیش کرتے ہیں مثال کے طور پر ایک حدیث جسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے، میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم معن بن یزید رضی اللہ عنہ اور اُن کے والد کو ارشاد فرماتے ہیں:

"لك ما نويت يا يزيد ولك يا معن ما أخذت"

اے یزید تمہارے لیے وہ ہے جس کی آپ نے نیت کی اور معن آپ کے لیے وہ جو آپ نے لے لیا (صدقہ لے لیا)۔

پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں:

"أن العبرة بالنية وأن للمتصدق أجر ما نواه سواء صادف المستحق أم لا وأن الأب لا رجوع له في الصدقة على ولده بخلاف الهبة والله أعلم"[۲]

اصل نیت ہے اور صدقہ کرنے والے کے لیے اجر اس کی نیت کے بقدر ہے چاہے صدقہ مستحق کو ملے یا غیر مستحق کو، اور یہ کہ والد صدقہ میں رجوع نہیں کر سکتا البتہ ہبہ میں کر سکتا ہے۔

- آپ متن میں مذکور غیر معروف مقام کی وضاحت بھی کرتے ہیں تاکہ قاری کے لیے اس مقام کو پہچاننے میں آسانی ہو۔ مثال کے طور پر ایک حدیث میں جو مناقب صحابہ میں مذکور ہے، ایک مقام کا ذکر آیا ہے جو جابیہ کہلاتا ہے۔ آپ اس کی وضاحت میں لکھتے ہیں:

"الجابية قرية معروفة بجنب على ثلاثة أميال منها من جانب الشمال وإلى هذه القرية ينسب باب الجابية أحد أبواب دمشق"[۳]

---

(۱) احمد عبد الرحمن البنا ساعاتی، مقدمۃ الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی، ۱/ ۲۰۰

(۲) ایضاً، ۱۹/ ۳

(۳) ایضاً

الجابیہ ایک مشہور ومعروف گاؤں ہے جو دمشق سے تین میل کے فاصلے پر شمال کی طرف واقع ہے۔ اسی گاؤں کی طرف دمشق کے دروازوں میں سے ایک دروازہ باب الجابیہ منسوب ہے۔

- آپ نے مختصر متون کو ان کے اصول کی طرف لوٹایا ہے اور یہ اس طرح کہ مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ میں بعض مقامات پر انتہائی طویل احادیث ذکر کی گئی ہیں جو متنوع احکام پر مشتمل ہیں اور جن کا تعلق مختلف ابواب سے ہوتا ہے۔ آپ نے ایک مرتبہ تو ان احادیث کو متعلقہ ابواب میں ذکر کیا ہے لیکن دوسرے مرحلے میں آپ نے ان کو اجزاء میں تقسیم کرتے ہوئے ان کے ایک ایک جزء کو مناسب ابواب میں ذکر کیا ہے۔ قاری بادی النظر میں سمجھتا ہے کہ یہ پوری حدیث ہے حالانکہ وہ حدیث نہیں بلکہ ایک طویل حدیث کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر ہر باب میں اس کو ذکر کیا جائے تو یہ کتاب لمبی ہو جائے گی اور اگر ایک باب میں رکھی جائے تو دوسرے ابواب محروم رہ جائیں گے۔
- آپ کے بقول مسند امام احمد بن حنبل میں ۱۴ احادیث میں سے ۹ پر حافظ عراقی نے طعن کیا ہے اور ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۵ احادیث کو موضوعات میں ذکر کیا ہے۔ ان کا جواب ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب القول المسدد فی الذب عن مسند الامام احمد میں کیا ہے۔ اور یوں آپ نے ان احادیث کو مطعون اور موضوع ہونے سے بچانے کی کوشش کی ہے۔ شیخ عبد الرحمن الساعاتی کے بقول یہ احادیث متفرق طور پر مسند میں مسانید کے تابع اور میری کتاب میں ابواب کے تابع مذکور ہیں۔
- آپ نے کتب اصول واحادیث کے لیے اپنی کتاب الفتح الربانی میں جو رموز استعمال کیے وہ یہ ہیں (خ) للبخارى في صحيحه، (م) لمسلم فى صحيحه، (ق) للبخاري ومسلم، (د) لأبي داؤد، (مذ) للترمذي، (نس) للنسائى، (جه) لابن ماجه، (الأربعة) لأصحاب السنن الأربعة أبي داود والترمذي والنسائي وابن ماجه، (الثلاثة) لهم إلا ابن ماجه، (ك) للحاكم في المستدرك، (حب) لابن حبان في صحيحه، (طب) للطبراني في معجمه الكبير، (طس) له في الأوسط، (طص) له في الصغير، (ص) لسعيد بن منصور في سننه، (ش) لابن أبي شيبة، (عب) لعبد الرزاق في الجامع، (عل) لأبى يعلى في منسده، (قط) للدار قطني في سننه، (حل) لأبي نعيم في الحلية، (هق) للبيهقي في السنن، (لك) للإمام مالك، (فع) للإمام الشافعي فان اتفقا على اخراج حديث قلت أخرجه الإمامان، (نه) النهاية لابن الأثير محدث[1].

---

(۱) احمد عبد الرحمن البنا ساعاتی، مقدمۃ الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی، ۲/۵

- آپ نے اپنی کتاب الفتح الربانی میں امام احمد بن حنبل کا ترجمہ بھی ذکر کیا ہے جن میں ان کے نام ونسب، والد کی وفات، مشائخ، طلب حدیث، صفات اور تاریخ وفات وغیرہ کو دلنشیں انداز میں بیان کیا ہے[۱]۔ اس کے بعد آپ مسند نے امام احمد بن حنبل کا تعارف تفصیل سے پیش کیا ہے[۲]۔
- آپ نے مکرر احادیث میں سے اُن احادیث کا انتخاب کیا ہے جو زیادات پر مشتمل ہیں اور جو سند کے لحاظ سے زیادہ مستند ہیں۔
- آپ نے مسند میں مذکور تمام احادیث اپنی کتاب میں جمع کی ہیں ماسوائے اس کے کہ کوئی حدیث سہوا یا نسیان سے رہ گئی ہو۔
- آپ نے مسند امام احمد حنبل میں مذکور احادیث کی چھ قسمیں ذکر کی ہیں:

ان میں پہلی قسم وہ احادیث ہیں جن کو آپ کے صاحبزادے ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن امام احمد رحمۃ اللہ علیہما نے اپنے والد محترم سے روایت کیا اور وہ مسند امام احمد کہلاتا ہے اور یہ بہت ضخیم ہے۔ دوسری قسم کی وہ احادیث ہیں جن کو عبد اللہ نے اپنے والد محترم سے براہ راست سنا اور یہ کم ہیں۔ تیسری قسم کی احادیث وہ ہیں جن کو عبد اللہ نے والد صاحب کے علاوہ کسی اور سے روایات کیا۔ یہ تعداد میں زیادہ ہیں۔ چوتھی قسم وہ احادیث ہیں جن کی قراءت عبد اللہ نے اپنے والد کے سامنے کی اور ان سے نہ سنی ہوں۔ یہ بھی کم ہیں۔ پانچویں وہ جن کی نہ آپ نے والد کے سامنے قراءت کی اور نہ اُن سے سنی لیکن والد صاحب کی کتاب میں اُن کو ملی۔ یہ بھی کم ہیں۔ چھٹی قسم کی احادیث وہ ہیں جن کو حافظ ابو بکر القطیعی نے عبد اللہ اور ان کے والد کے علاوہ کسی اور سے روایت کیا ہے۔ یہ کل چھ اقسام ہیں ان میں پہلی اور دوسری قسم کی احادیث کو چھوڑ کر باقی کے لیے رموز ذکر قائم کیے۔

مسند کو از سر نو مرتب کرتے وقت آپ نے ایک اور فقید المثال کام کیا اور وہ یہ کہ اس مسند کو سات بڑی اقسام میں تقسیم کر دیا جس نے اس مسند کی خوبصورتی اور عمدگی میں بے پناہ اضافہ کر دیا۔ آپ کی یہ حکمت بھری تقسیم حدیث کے شغف رکھنے والوں پر اس کتاب کا مطالعہ کرتے وقت خود بخود کھلتی جاتی ہے اور وہ اس کا بخوبی تامل اور ادراک کرتے ہیں کہ یہ ترتیب کسبی نہیں بلکہ ایک حکمت اور نظام کے تحت ہے جس کے لیے بقول شیخ احمد عبد الرحمن اللہ رب العزت نے اُن کے لیے شرحِ صدر فرمایا تھا۔ ان میں سے ہر

---

(۱) احمد عبد الرحمن البنا ساعاتی، مقدمۃ الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی، ص:۶

(۲) ایضا، ص:۸، ۹

قسم یقیناً ایک مستقل تالیف کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ نے جن سات اقسام میں مسند امام احمد بن حنبل کی احادیث کو تقسیم کیا وہ اجمالا یہ ہیں:

سب سے پہلی قسم توحید اور اصول الدین سے متعلق ہے کیونکہ ہر مکلف پر سب سے پہلے واجب یہی واجب ہے۔ پھر فقہ، پھر تفسیر، پھر ترغیب پھر ترہیب، پھر تاریخ، پھر قیامت اور پھر آخرت کے احوال۔ ان میں سے ہر قسم کئی کتب پر مشتمل ہے اور ہر کتاب کے تحت کئی ابواب ذکر ہیں۔ بعض ابواب میں کئی فصول ہیں۔ کتاب اور باب کو بھی ایک دوسرے کے پیچھے رکھنے میں ایک حکمت ہے۔

ان اقسام کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلی قسم توحید اور اصول الدین سے متعلق ہے اور اس میں آپ نے درج ذیل کتابوں کو شامل کیا ہے:

كتاب التوحيد، كتاب الايمان، كتاب القدر، كتاب العلم، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة.

دوسری قسم فقہ کے حوالے سے ہے جس میں چار انواع سے متعلق احادیث مختلف کتابوں کے تحت جمع کی گئی ہیں یہ انواع اور کتب درج ذیل ہیں:

- پہلی نوع عبادات ہے۔ اس کے تحت: كتاب الطهارة، كتاب التيمم، كتاب الحيض والنفاس، كتاب الصلاة، كتاب الجنائز، كتاب الزكوة ، كتاب الصيام، كتاب الحج والعمرة ، كتاب الهدايا والضحايا، كتاب العقيقة، كتاب اليمين والنذر، كتاب الجهاد، كتاب السبق والرمي، كتاب العتق اور كتاب الأذكار جیسی کتابیں شامل کی گئی ہیں۔
- دوسری نوع معاملات سے متعلق ہے اس کے تحت: كتاب البيوع والكسب والمعاش، كتاب السلم، كتاب القرض والدين، كتاب الرهن، كتاب الحوالة والضمان، ...كتاب الوقف، كتاب الوصايا اور كتاب الفرائض جیسی کتابیں ذکر کی گئی ہیں۔
- تیسری نوع قضایا اور احکام سے متعلق ہے اس میں درج ذیل کتابیں شامل ہیں: كتاب القضاء والشهادات، كتاب القتل والجنايات وأحكام الدماء، كتاب القصاص، كتاب القسامة، كتاب الدية، كتاب الحدود وفيهاأبواب السحر والكهانة والتنجيم.
- چوتھی نوع شخصی احوال اور عبادات سے متعلق ہیں اس کے تحت: كتاب النكاح، كتاب الطلاق، كتاب الرجعة، كتاب الإيلا، كتاب الظهار، كتاب اللعان، كتاب العدد، كتاب النفقات، كتاب الحضانة والرضاع، كتاب الأطعمة، كتاب الأشربة، كتاب الصيد والذبائح، كتاب الطب اور... كتاب اللباس والزينة وغیرہ جیسی کتابیں ذکر کیں گئی ہیں۔

تیسری قسم قرآن کریم کی تفسیر سے متعلق ہے اس قسم میں قرآن کریم سے متعلق فضائل، احکام، قراءات، اسباب نزول، ناسخ منسوخ، تفسیر وغیرہ سے بحث ہے۔

چوتھی قسم ترغیب سے متعلقہ احادیث پر مبنی ہے۔ اس میں مسند الامام احمد بن حنبل کی درج ذیل کتابوں کو شامل کیا گیا ہے۔

كتاب النية والإخلاص في العمل، كتاب الاقتصاد، كتاب الخوف من الله تعالى، كتاب البر والصلة وفيه إكرام الوالدين وبرهم وصلة الرحم وحقوق الأقارب والجيران والضيافة وتعظيم حرمات المسملين والتعاون والتناصر وغیرہ۔

پانچویں قسم ترہیب سے متعلق ہے اور اس کے تحت درج ذیل کتابیں ذکر کی گئیں ہیں۔

كتاب الكبائر وأنواع أخرى من المعاصي وفي عدة أبواب كالترهيب من عقوق الوالدين وقطع الصلة والترهيب من الرياء والكبر والخيلاء والتفاخر والنفاق وفيه أبواب ذكر المنافقين...والترهيب عن الظلم والباطل والحسدوغیرہ۔

چھٹی قسم تاریخ پر مبنی ہے جس میں پہلے خلیفہ سے لے کر عباسی خلافت کی ابتداء تک کے واقعات ملتے ہیں۔ اس کے تحت تین حلقات ذکر کیے گئے ہیں:

- پہلے حلقے میں کائنات، پانی، عرش، لوح، قلم ساتوں زمینوں، آسمانوں، پہاڑ، دن، رات، سمندر، سورج، چاند اور دیگر اشیاء کی پیدائش سے متعلق نیز عہد اسماعیل علیہ السلام سے لے کر حضور ﷺ کی پیدائش تک عربوں کے احوال سے متعلق احادیث جمع کی گئی ہیں۔
- دوسرے حلقے میں تاریخ سے بحث کی گئی ہے۔ اس میں تین قسم کی کتابیں شامل ہیں جن میں پہلی قسم میں سیرت النبی (پیدائش سے لے کر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت تک) کے واقعات کا ذکر ملتا ہے۔ دوسری قسم میں سیرت النبی سے متعلق حوادث (ہجرت کے بعد سے لے کر آپ ﷺ کی وفات تک) سے متعلق احادیث جمع کی گئی ہیں۔ جبکہ تیسری قسم شمائل وصفات رسول، معجزات اور اولاد رسول ﷺ وغیرہ پر مشتمل ہے۔
- تیسرے حلقے میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل کا بیان ہے۔ پہلے مہاجرین کا ذکر ہے، اس کے بعد انصار، پھر عشرہ مبشرہ، پھر اہل بیعت رضوان، پھر اہل بدر، پھر وہ صحابہ جو غزوہ احد میں شریک ہوئے اور آخر میں مکہ اور مدینہ وغیرہ جیسے مقدس اماکن سے متعلعہ احادیث جمع کیے گئے ہیں۔

کتاب کی ساتویں اور آخری قسم آخرت اور اس سے پہلے جن فتنوں کا ظہور ہوگا سے متعلق ہے۔ اس قسم کے تحت جن کتابوں کو ذکر کیا گیا ہے اُن میں:

كتاب الفتن والملاحم،كتاب أشراط الساعة وعلاماتها وما جاء في المهدي وفي ذكر المسيخ الدجال ونزول سيدنا عيسى وذكر ياجوج وماجوج وطلوع الشمس من مغربها وغلق باب التوبة وخروج الدابة وغير ذلك من العلامات الكبرى ثم كتاب القيامة والنفخ في الصور والبعث والنشور والحساب والميزان والصراط والحوض والشفاعة والنار وصفتها واهوالها من زفير وشهيق وصفة اهلهاوغیرہ شامل ہیں۔

خلاصہ بحث

زیر نظر مقالہ میں جس عظیم شخصیت کی محدثانہ خدمات اور خصوصی طور پر ان کی شہرہ آفاق تصنیف الفتح الربانی لترتیب مسند امام احمد بن حنبل کے منہج اور اسلوب پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی، وہ بیسویں صدی کے شیخ احمد عبد الرحمن البنا الساعاتی ہیں۔ آپ نے احادیث پر جہاں دیگر کتب تالیف کیں وہاں آپ نے مسند الامام احمد بن حنبل کو از سر نو مرتب کرتے ہوئے الفتح الربانی لترتیب مسند امام احمد بن حنبل الشیبانی جیسی فقید المثال کتاب کو قارئین کے لیے پیش کیا جس سے مسند الامام احمد بن حنبل کی حسن وجمال اور عمدگی میں بے تحاشا اضافہ ہوا۔ آپ کی یہ کتاب دار الاحیاء التراث العربی سے چھپ چکی ہے۔ راقم الحروف کے نزدیک یہ ادنی سی کاوش کچھ نہ ہونے کے باوجود اس قابل ضرور ہے کہ اس کے ذریعے بیسویں صدی کے اس عظیم محدث کی حیات مبارکہ، خدمات حدیث اور خصوصی طور پر کتاب الفتح الربانی میں آپ کے منہج اوراسلوب پر روشنی پڑتی ہے اور ساتھ ساتھ قاری کو مذکورہ صدی میں سرزمین مصر پر حدیث کے میدان میں تحقیق سے آگاہی ملتی ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے حدیث مبارکہ کے حوالے سے مساعی جمیلہ کرنے والوں میں ہمیں بھی شامل کریں۔ آمین